جنات کے پُراسرار حالات

196

خاوند

ہر خداہ
رشتوں کا
پھی
ن ملی،
ے قاصر
ا ہے۔

شبّیر حسن چشتی نظامی

فهوذهاب الدنیا وان لم ینقض
منها شیئ فیحدث فی الدنیا امر عظیم
فلما بعث رسول الله صلی الله
علیه وسلم کان هو الامر العظیم
قال ابن اسحٰق لما تقارب
امر رسول الله صلی الله علیه وسلم
وحضر مبعثه حجبت الشیاطین عن السمع
وحیل بینها وبین المقاعد التی کانت
تقعد فیها فرموا بالنجوم فعرف الجن
ان ذلک لامر حدث الله من الامور
یقول الله تعالی لنبیه صلی الله علیه
وسلم حین بعثه یقص علیهم خبرهم
اوحجبنا وانالمسنا السماء فوجدناها
ملئت حرسا شدیدا وانا کنا
نقعد منها مقاعد السمع

ورنہ دنیا میں کوئی عظیم الشان واقعہ
پیش آنے والا ہے۔ حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت
اس زمانہ کا عظیم ترین واقعہ تھا۔
ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ بعثت نبوی
کے وقت جنات آسمانی باتوں کو سننے
سے روک دیئے گئے اور ان کے
ٹھکانے چھین لئے گئے اور خلاف
ورزی پر آتش باری ہونے لگی اب
جنوں کو معلوم ہوا کہ یہ دنیا میں عظیم الشان
حادثہ کا پیش خیمہ ہے۔ اسی واقعہ
کا قرآن مجید میں بھی تذکرہ ہے۔

چونکہ عرب میں اس زمانہ میں کہانت کا زور تھا اس لیے وحی الٰہی کو شیاطین سے بچانے کے لیے جنات کی آسمان پر آمد بند کر دی گئی اور احتیاط کے طور پر یہ انتظام کر دیا گیا اور فرشتوں کو اس کام پر تعینات کر دیا گیا کہ جو شیطان آسمان پر

Marfat.com

آئے یا آسمان کی بات سننے کی کوشش کرے اس کو آگ کے شعلے مار مار کر بھگا دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے اس انتظام سے جہاں وحی الٰہی کی عصمت محفوظ ہوگئی وہاں عرب سے کہانت کا سلسلہ بھی ختم ہوگیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے۔

عن ابن عباس عن نفر من الانصار قالوا بینما نحن جلوس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم فاستنار فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماکنتم تقولون فی ھذا النجم الذی یرمی بہ فی الجاھلیۃ قالوا یارسول اللہ کنا نقول حین رأینا یرمی بہ مات ملک۔ ولد مولود مات مولود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذلک کن لذلک ولکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کان اذا قضیٰ فی خلقہ امرًا سمعتہ حملۃ العرش فسبحوا فسبح من تحتھم تسبیحھم فسبح من تحت ذلک فلا یزال التسبیح یھبط

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بعض انصار سے راوی ہیں کہ وہ خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے کہ آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹا جس کی روشنی بہت تیز پھیل گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ٹوٹنے والے ستارے کے متعلق جاہلیت میں لوگوں کا کیا خیال تھا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اس ستارے کو دیکھکر یہی کہا کرتے تھے کہ آج یا تو کوئی بادشاہ مرا ہے یا کسی عظیم الشان بچہ کی پیدائش یا موت ہوئی ہے حضورؐ نے فرمایا نہیں بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کسی امر کے متعلق کوئی فیصلہ کرتا ہے تو حاملین عرش اس کو سن کر تسبیح پڑھنے لگتے ہیں۔

Marfat.com

حتی ینتھی الی السماء الدنیا فسبحو ا
ثم یقول بعضھم لبعض لم سبحتم
فیقولون قضی اللہ فی خلقہٖ کذا
وکذا الامر الذی کان الی قولہ
فیھبط من السماء الی السماءِ حتیٰ
ینتھی الی سماء الدنیا فتسرقہٗ
الشیاطین باسمع علی لونھم و
اختلاسٍ ثم یاتون الی الکھان
فیحدثونھم فیخطؤن بعضًا وّ
یصیبون بعضًا (سیرۃ حلبیہ)

ان کی تسبیح سُن کر دوسرے آسمانوں کے فرشتے بھی تسبیح پڑھنے لگتے ہیں یہاں تک کہ دنیا کے آسمان تک یہ تسبیح جا پہنچتی ہے تسبیح پڑھنے کے بعد فرشتے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فلاں معاملہ میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ فرشتوں کے اس باہمی تذکرہ کو چوری چھپے سُن کر کاہنوں سے ان باتوں کا تذکرہ کر دیتے تھے جس میں کچھ صحیح ہوتی تھیں اور کچھ غلط

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے۔

وقد سُئل صلی اللہ علیہ وسلم
عن الکھان فقال انھم لیسوا بشیءٍ
فقالوا یا رسول اللہ انھم یحدثونا
احیانًا بالشیٔ یکون حقًا قال تلک
الکلمۃ من الجن یخطفھا الجنی
فیقذفھا فی اذن ولیہ فیخلطون فیہ
اکثر من تامۃ کذبۃ ثم ان اللہ
تعالیٰ حجب الشیاطین بھذہ النجوم

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ان لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں صحابہ نے عرض کیا رسول اللہ یہ لوگ بعض وقت ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو سچی ہوتی ہیں ارشاد ہوا جنات کوئی کوئی بات فرشتوں سے سُن کر کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بھی اس میں ایسی باتیں خلط ملط کر دیتے ہیں

Marfat.com

التی یقذفون بها فانقطعت الکهانة
الیوم فلا کهانة (رواه البخاری)
قال ابن عمر لما کان الیوم
الذی نبیاء فیه رسول الله صلی الله
علیه وسلم منعت الشیاطین من
خبر السماء رمرا بالشهب فذکروا
ذلک لابلیس فقال لحدث نبی علیکم
بالارض المقدسة فذهبوا ثم رجعوا
قالوا لبس بها احد فخرج ابلیس
بطلبه بمکة فاذا رسول الله صلی الله
علیه وسلم بحراء منحدراً معه جبریل
فرجع الی اصحابه فقال بعث احمد
ومعه جبرئیل (سیرۃ حلبیہ)

جو بالکل جھوٹی ہوتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے غیب کی باتیں چرانے کا انسداد ان ٹوٹنے والے ستاروں سے کر دیا ہے جب یہ سلسلہ ہی منقطع ہو گیا تو کہانت بھی ختم ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جس روز حق تعالیٰ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت نبوت پہنایا تو شیاطین کو آسمانی خبر حاصل کرنے سے روک دیا گیا اور ان پر ستاروں کی آگ پھینکی جانے لگی۔ شیاطین نے ابلیس سے شکایت کی تو اس نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ارض مقدس میں کوئی نبی مبعوث ہوا ہے۔ شیاطین تحقیقات کے لئے ارض مقدس گئے۔ اور لوٹ کر آ گئے

وہاں ارض مقدس میں کسی نبی کا ظہور نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد ابلیس اس جستجو میں لگ گیا۔ تو وہاں اس نے حضور آقائے دو عالمؐ کو غار حرا میں حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ دیکھا۔ ابلیس نے اپنے دوستوں سے واپس آ کر کہا کہ مکہ میں احمد مبعوث ہوئے ہیں مگر ان کے ساتھ جبرئیل ہیں۔

Marfat.com

بعثتِ نبویؐ کے وقت جنّات کی غیبی آوازیں

صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک خوبصورت مرد گذرا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے حال دریافت کیا۔ اس شخص نے بتایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں عرب کا کاہن تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جنیہ کی کوئی عجیب و غریب بات سناؤ۔ اُس شخص نے کہا کہ وہ جنیہ ایک روز بازار میں ملی تو اُس نے یہ اشعار پڑھ کر سُنائے۔

الم تر الجن وابلاسہا

ویاسہا من بعد انکاسہا

ولحوقہا باقتاد فی احلاسہا

حضرت عمرؓ نے فرمایا اس نے سچ کہا میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ میں ایک روز ایک بت کے پاس سو رہا تھا۔ ایک آدمی ایک گائے کا بچہ بُت پر چڑھانے آیا۔ اس شخص نے اس بچہ کو بُت کے سامنے ذبح کیا۔ اس بچہ کے پیٹ میں سے یکایک شور پیدا ہوا یا جلیح امر نجیح رجل نصیح یقول لا الٰہ الا اللہ (اے جلیح یہ امر نجات دینے والا ہے مرد نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے) یہ آواز سُن کر لوگ بھاگ پڑے، میں وہیں ڈٹا رہا۔ یہی کلمات میں نے دوبارہ سہ بارہ سُنے۔ اس واقعہ کو کچھ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ عرب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر مشہور ہوگئی۔

بیہقی اور مجاہد نے بیان کیا ہے کہ یہ نذر قبیلہ بنو غفار کی تھی۔

Marfat.com

روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے سواد بن اقارب سے کہا کہ اپنے اسلام لانے کی بات سُناؤ۔ سواد نے کہا ایک جن میرا دوست تھا۔ میں رات کو سویا ہوا تھا اُس نے مجھے جگا کر کہا۔ اُٹھو سمجھ لو۔ جان لو۔ لوی بن غالب میں سے ایک رسولؐ مبعوث کیا گیا ہے پھر اُس نے یہ اشعار پڑھے ؎

عجبتُ للجن وانجاسہا
وشدھا العیس باحلاسہا

جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور جنات کے نجس لوگوں سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اپنے اونٹوں پر کجاوے باندھتے

تھوی الی مکۃ تبغی الھُدی
ما مومنوھا مثل ارجاسہا

ہیں وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں ہدایت کی خواہش کرتے ہیں ان جنات میں جو مومن ہیں وہ ان کے نجس جنات کی مثل نہیں۔

فانھض الی الصفوۃ من ھاشم
واسمو بیمنیک الی راسہا

تو اس خلاصہ کی طرف جا جو ہاشم میں سے ہے اور اپنی آنکھوں کو ذرا وہ ہاشم کی طرف اُٹھا کے دیکھ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کہ نبی ہاشم کے راس ہیں۔

یہ اشعار سنا کر اس نے مجھ سے تہدید آمیز انداز میں کہا۔ اے سواد اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے تو اس نبی کے پاس جا ہدایت پائے گا۔

دوسری شب اس نے مجھے بیدار کر کے یہ اشعار سنائے ؎

عجبت للجن وتطلابھا
وشدھا العیس باقتابھا

میں جنات سے اور ان کی طلب سے تعجب کرتا ہوں اور جنات اونٹوں پر کجاوے باندھتے ہیں ان پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ آمادہ سفر ہیں۔

Marfat.com

تھوی الیٰ مکۃ تبغی الھُدیٰ
ماھا دقوا الجن کذی ابھا

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور
ہدایت کی خواہش کرتے ہیں جنات میں کے
صادق لوگ ان کے کذابوں کے مثل نہیں

فارحل الی صفوۃ من ھاشم
لیس قدامًا کاذنا بھا

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے اس کی طرف تو کوچ
کردے جنات کے اگلے لوگ ان کے بعد
کے لوگوں اور اتباع کی مثل نہیں۔

تیسری رات بھی اس جن نے مجھے اسی مضمون کے اشعار سُناتے یہ اشعار مسلسل سُن کر میرے دل میں اسلام کی محبت جاگزیں ہوگئی اس کے بعد میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوگیا۔ (رواہ البیہقی)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت کے جن تابع تھا۔

ایک روز وہ جن ایک پرندہ کی صورت میں مکان کی دیوار پر آکر بیٹھ گیا اس عورت نے اس جن سے کہا اُتر آؤ جن نے انکار کردیا اور کہا کہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور ہمیں یہاں ٹھیرنے سے منع کردیا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

ارطاۃ بن المنذر کہتے ہیں کہ میں نے ضمرہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت تھی اس سے ایک جن جماع کیا کرتا تھا۔ کچھ دنوں وہ غائب رہا ایک دن وہ جن مکان کے روشن دان سے جھانکتا ہوا نظر آیا۔ عورت نے کہا

کیا بات ہے اب تو نے میرے پاس آنا جانا کیوں ترک کر دیا ہے جن نے کہا کہ مکہ میں ایک نبی پیدا ہوا ہے اس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور سلام کر کے رخصت ہو گیا۔ (رواہ ابو نعیم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ کی بعثت کے وقت کسی جن نے جبل ابو قبیس پر چڑھ کر یہ آواز دی اور اشعار پڑھے۔

قبح اللہ سرای کعب بن فھو	برا کرے اللہ تعالیٰ رائے کعب بن فہر
ما اراق العقول والاحلام	کو یہ لوگ کتنے سبک عقل ہیں۔
دینھا انھا بعنیف فیھا	بنی کعب کا دین ان کے آباء کرام حمایت
دین آبائھا الحماۃ الکرام	کرنے والوں کا دین ہے وہ اس دین میں ملامت کیے
حالف الجن حین یقض علیکم	جاتے ہیں تمہارا ساتھ جنات دیں گے جس وقت تم
ورجال النخیل والاطام	پر حکم کیا جائے گا اور وہ مرد تمہارا ساتھ دیں گے
یوشک النخیل ان ترابا تمادی	جو نخیل و آطام کے ہیں قریب۔ تو عنقریب
تقتل القوم فی البلاد العظام	کو دیکھے گا کہ وہ حرام کریں گے ایسی حالت میں
	کہ قوم کے بڑے بڑے شہروں میں قتل کیے
ھل کریم منکم لہ نفس حرٌ	کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا کریم ہے
ماجرا والدین والاعمام	آزاد ہے اور اس کے ماں باپ اور چچا
ضاربٌ ضربۃ تکون نکالا	وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ
ورواحًا من کربۃ واغتمام	اور خوشی ہو سختی اور غم سے۔

یہ اشعار مکہ میں اس قدر مقبول ہوئے کہ ایک ایک مشرک کی زبان پر تھے

Marfat.com

کفار اس مضمون کو سُن کر بہت خوش ہوتے اور مسلمانوں سے کہنے لگے۔ دیکھو تمھارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم غیب سے ہوا ہے مسلمانوں کو بہت رنج ہوا۔ حضورؐ سے عرض کیا گیا حضورؐ نے فرمایا یہ شیطان مسعر تھا اللہ تعالےٰ عنقریب اس کو سزا دے گا۔ تیسرے دن صبح زور آور دیو مسلمان ہوگیا حضورؐ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ عبداللہ نے مسعر کو قتل کرنے کی اجازت چاہی حضور نے اجازت عطا فرمادی۔ حضورؐ نے فرمایا مسعر آج قتل ہوجائے گا۔ مسلمان بہت خوش ہوئے اُسی روز شام کے وقت پہاڑ سے ایک سخت آواز بلند ہوئی ؎

نحن قتلنا مسعرا	ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر ڈالا
لما طغیٰ واستکبرا	جبکہ اس نے سرکشی اور تکبر کیا
وسفہ الحق وسن المنکرا	مسعر شیطان نے حق کو سبک سمجھا اور امر منکر کو
قنعتہ سیفا جرو فاستبرا	سنت ٹھیرایا میں نے مسعر کا قناع اس تلوار سے
بثمتہ نبینا المطہرا	بنایا جو بنیاد ہستی کو کھودنے والی اور قاطع ہے
بثمتہ نبینا المطہرا	اس شیطان کو اس سبب سے میں نے قتل کیا
	کہ اس نے ہمارے نبی مطہر کو بُرا کہا ہے۔

کتاب شرف المصطفےٰ میں جندل بن فضلہ سے یوں روایت کی ہے کہ فضلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میرا ایک دوست جنات میں سے تھا وہ یکایک میرے پاس آیا اس نے کہا۔

حب قدلاح سراج الدین	صادق مھذب امین

Marfat.com

اُٹھ تحقیق دین کا چراغ روشن ہوا ایسے پیغمبر کے سبب سے جو صادق مہذب اور امین ہے

فارحل الی ناجیۃ امون — سو ایسی اونٹنی پر کوچ کر جو نجات دینے والی
تمشی علی العصم والحزون — ہے اور خلقت میں مضبوط ہے اور وہ نرم زمین
اور سخت دونوں پر چلتی ہے۔

یہ اشعار سُن کر میں خوف و ہراس کی حالت میں بیدار ہوا میں نے پوچھا کیا واقعہ ہے تو اُس نے جواب دیا۔

وسا طح الارض و فارضہ — قسم ہے زمین کے مسطح کرنے والے کی فرض کے
الفرض لقد بعث محمد الی الطول — فرض کرنے والے کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام
والعرض نشانی الحرمات العظام — روئے زمین پر مبعوث کئے گئے ہیں محمدؐ نے
وھاجر الی طیبۃ امینۃ — عظیم حرمات یعنی مکہ میں نشوونما پایا ہے
اور طیبہ امینہ کی طرف ہجرت کی ہے۔

یہ سنتے ہی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے روانہ ہوگیا راستہ میں یہ غیبی آواز میرے کان میں آئی ؎

یا ایھا الراکب المزجی مطیتہ — اے وہ شتر سوار جو اپنی اونٹنی کو رسول اللہ
نحو الرسول تقد و فقت للرشد — صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جانے والا ہے
تحقیق تو نے ہدایت کی توفیق پائی ہے۔

جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ایک مہینہ قبل ہم لوگ بوانہ میں ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم نے اونٹ ذبح کئے

Marfat.com

اونٹ کے پیٹ میں سے کسی آواز دینے والے نے پکار کر کہا ؎

الا اسمعوا الی العجب ذھب	تم لوگ سنو تعجب کی بات ہے وحی کے واسطے
استراق السمع للوحی دیری بالشھب	جو استراق سمع تھا یعنی شیاطین آسمان پر پہنچکر
لنبی بمکۃ اسمہ احمد مھاجر	وحی سنتے تھے وہ اب مارا جاتا رہا جنات پر آگ کے شعلے
الی یثرب	مارے جاتے ہیں اس نبیؐ کے سبب سے جو مکہ میں ہے
	اس کا نام احمدؐ ہے اس کی ہجرت کی جگہ یثرب ہے

جبر کہتے ہیں کہ ہم یہ بات سُن کر تعجب میں پڑ گئے۔ یہاں تک کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گیا۔ (طبقات ابن سعد)

حضرت تمیم داریؓ کہتے ہیں کہ جس وقت حضور سرور عالمؐ مبعوث ہوتے ہیں میں شام میں تھا۔ میں کسی کام سے جنگل گیا تھا رات ہو گئی وہیں لیٹ گیا! چانک مجھے آواز آئی کسی شخص نے مجھ سے کہا کہ جن کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے نجات نہیں دلا سکتا۔ میں نے کہا خدا کی قسم تو نے کیا کہا۔ تو آواز آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا ہے۔ ہم نے مقام حجون میں آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے ہم مسلمان ہو گئے ہیں اب جنات کا مکر و فریب دور ہو گیا اب جنات آگ کے شعلوں سے مارے جاتے ہیں تو محمد رسول اللہؐ کے پاس جا کر مسلمان ہو جا

حضرت تمیم فرماتے ہیں کہ میں نے صبح اُٹھتے ہی ایک کاہن سے رات کے واقعہ کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ جن نے جو کچھ تجھ سے کہا سچ کہا اس نبیؐ نے حرم سے ظہور کیا ہے اور اس کی ہجرت کی جگہ مدینہ ہے وہ خیر الانبیاء ہے۔ تو ان کی طرف کیوں نہیں جاتا۔

(رواہ ابو نعیم)

Marfat.com

جندع بن الصمیل سے روایت ہے کہ ان کے پاس کسی آنے والے نے آکر کہا

یا جندع بن الصمیل اسلم تسلم	جندع بن الصمیل تو مسلمان ہو جا سلامتی پائے گا
وتغنم من حرنار تضرم	اس آگ کی حرارت سے جو بھڑکائی جائیگی
	اور غنیمت پائے گا۔ یعنی کامیاب ہوگا۔

جندع نے اس سے پوچھا اسلام کیا شے ہے اس نے کہا اسلام یہ ہے کہ تو بتوں سے بری ہو جا اور الملک العلام کے ساتھ اخلاص رکھ۔ جندع نے اس سے پوچھا اسلام کی طرف راستہ کیوں کر ہے اس نے جواب دیا کہ ایک روشن ستارے کا ظہور عرب سے عنقریب ہونے والا ہے وہ کریم النسب ہے وہ حرم سے ظہور کرے گا۔ عرب اور عجم اس کے مطیع ہوں گے جندع نے اپنے چچازاد بھائی نافع بن خداش کو مطلع کیا۔ کچھ دنوں بعد جب ان کو یہ خبر ملی کہ حضور سرور عالمؐ نے مدینہ منورہ میں ہجرت کی ہے تو یہ دونوں بھائی بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ (شرف المصطفیٰ)

عباس بن مرداسؓ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مرتے وقت مجھے ضاءبت کے متعلق وصیت کی تھی۔ باپ کے مرنے کے بعد میں نے وہ بت مکان میں رکھ لیا۔ اور اس کی پوجا پاٹھ کرتا رہا۔ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس بت کے پیٹ میں سے مجھے ایک رات آواز سنائی دی۔

قل لقبائل من سلیم کلها	سلیم کے کل قبیلوں سے کہدو انیس
هلك الانیس وعاش اهل المسجد	ہلاک ہو گیا۔ اور اہل مسجد زندہ
	ہو گئے۔

اودی ضمار وکان یعبد مرۃ قبل الکتاب الی النبی محمد

ضمار ہلاک ہوگیا۔ ضمار کی پوجا کی جاتی تھی اس کتاب کے نازل ہونے سے پہلے جو محمدؐ پر نازل کی گئی ہے۔

ان الذی ورث النبوۃ والھدیٰ بعد ابن مریم من قریش ھتدی

تحقیق جو شخص قریش سے ہے اُس نے ابن مریم علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت میراث پائی ہے وہ ہدایت یافتہ ہے۔

عباس کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو چھپائے رکھا کسی سے ذکر نہ کیا جب لوگ غزوہ احزاب سے واپس آئے تو میں نے مقام عقیق میں ایک گرج دار آواز سنی سر اٹھا کر دیکھا تو ایک آدمی شتر مرغ پر سوار نظر آیا وہ کہہ رہا تھا۔

النور الذی وقع یوم الاثنین و لیلۃ الثلثاء مع صاحب الناقۃ الغضباء فی دیار بنی اخی العنقاء

اسی وقت جانب شمال سے ہاتف کی آواز آئی ؎

بشر الجن و ابلد سھا ان وضعت المطی احلاسھا وبنیت السماء احراسھا

بشارت دے جنات کو اور ان کے نااُمید لوگوں کو کہ سواری کے ان کجاوؤں کو رکھدیا ظاہر کر دیا آسمان نے اپنے نگہبانوں کو۔

عباس کہتے ہیں کہ میں یہ سنتے ہی خوف کے مارے اُچھل پڑا اور مجھے یقین ہوگیا کہ واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ کے رسول ہیں۔

رواہ ابو نعیم

Marfat.com

روایت ہے کہ مازن الطائی سرزمین عمان میں بتوں کا خدمت گار تھا اس کا ایک خاص بت تھا اس کا نام ناجز تھا۔ مازن کا بیان ہے کہ ایک روز ایک بت کے پیٹ میں سے آواز آئی وہ کہتا تھا۔

اے مازن تو میرے پاس آ تجھے وہ بات سناؤں گا جو پوشیدہ رہنے کے قابل نہیں تو سُن لے وہ نبی مرسل ہے وہ ایسے حق کو لایا ہے جو خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو اس نبی پر ایمان لے آ۔

یہ بات سُن کر مجھے بڑا تعجب ہوا۔

اس کے بعد پھر ایک دن اسی قسم کی آواز مجھے سنائی دی۔ میں حیران تھا یہ کیا معاملہ ہے اسی دوران میں حجاز کی طرف سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اُس نے بیان کیا تہامہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے وہ لوگوں کو خدا کی دعوت دے رہا ہے اس کا نام احمد ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر سُن کر میں روانہ ہو گیا۔ خدمت اقدس میں حاضر آیا حضورؐ نے میرے سامنے اسلام کی شرح فرمائی میں مسلمان ہو گیا۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ میں عیش و شراب کا متوالا ہوں۔ قحط سالیوں کی وجہ سے بیوی بچے دُبلے ہو گئے ہیں۔ اور میرا کوئی بیٹا نہیں دُعا فرمائیے حق تعالیٰ اس مصیبت کو دفع کر دے۔ حضورؐ نے دعا فرمائی۔ حضور کی دعا کی برکت سے میری سب پریشانیاں دُور ہو گئیں۔

جنّات کا قبولِ اسلام

اور

بارگاہِ رسالت میں حق در حق آمد

Marfat.com

جنّات کے اسلام لانے کا بیان

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف راجعًا من الطائف الی مکۃ حین یئس من خیر ثقیف حتی اذا کان بنخلۃ قام من جوف اللیل یصلی فجر بہ سبعۃ نفر من اھل نصیبین اسماءھم حسا و مساشامرہ و ناصرہ ابن الارب وابین و اخضم فاستمعوا لہ فلما فرغ من صلاتہ ولوا الی قومھم منذرین قد آمنوا وجابوا الی ما سمعوا فقص اللہ علیہ خبرھم فی القرآن واذ اصرفنا الیک نفرًا من الجن یستمعون القرآن (خازن)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپسی میں مقام نخلہ میں ٹھیرے نصف شب کے قریب حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ نصیبین کے، جن حاسا شاصرہ ناصرہ ابن الارب ابین اخضم آئے اور انھوں نے نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سُنی۔ اسلام لے آئے اور واپس آکر اپنی قوم کو تبلیغ اسلام میں مشغول ہوگئے اسی واقعہ کا ذکر حق تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے۔

جنات میں یہ سات افراد تھے جو سب سے پہلے حضور صلی اللہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔

Marfat.com

نصیبین کے جنات کا وفد حضورؐ کی خدمت میں

من کعب الاحبار قال لما انصرف النفر السبعة من اهل نصيبين من بطن نخلة جاؤا قومهم منذرين فخرجوا وافدين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم ثلاث مائة فانتهوا الى الحجون فجاء الاحقب فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان قومًا قد حضروا لحجون يلقونكم فواعده رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل بالحجون عن انس عن ابيه قال قدم نفر من الجن على النبى صلى الله عليه وسلم بمكة حين نزلوا اباء على مكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يذهب معى رجل فى قلبه حبة خردل من غل على احد فقال عبد الله بن مسعود فتناول اداوة

کعب احبار کہتے ہیں کہ جب نصیبین سے ۷ جن اسلام قبول کرکے بطن نخلہ سے اپنی قوم میں واپس آئے تو ۳ سو جنوں کا وفد حجون میں آکر رکا اور احقب نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور کہا حضورؐ ہماری قوم کا ایک وفد آپ سے ملاقات کے لئے حجون میں حاضر ہے شرف باریابی عطا فرمایا جائے حضورؐ نے فرمایا رات کو حجون میں ملاقات ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ صرف وہ شخص چلے جس کے دل میں ذرہ بھر آلودگی نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن نبیذ سے بھرا ہوا لیا۔

Marfat.com

فھانبین فقال عمران بن ابی انس
خرج حتی اذا کان ما لجحون حظ لہٗ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطا ثم قال قف ھٰھنا حتی اریجع
ولا تخف ومضٰی قال ابن مسعود
انا انظر الی جبلھم طلقا طلقا۔
قال ومضی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حتیٰ تغیب عن ابن مسعود
فلم یرہ حتی السحر وعبد اللہ قائم
لم یجلس فقال لہٗ ما زلت قائما قال
عبد اللہ قلت لی قف ھٰھنا فما
کنت اجلس حتی اراک قال ھل
رائیت شیئا قال رائیت اسودۃ و
اجلۃ وسمعت لغطا شدیدا
قال ھؤلاء جن نصیبین جاؤانی
یحتضمون الی فی شئ کان بینھم
فلما برق الفجر قال لھل ملاک
من وضوء للصلوٰۃ قال قلت

یہاں تک جب ہم حجون پہنچے تو حضور
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک
جگہ بٹھا کر میرے اردگرد خط کھینچ دیا اور
فرمایا جب تک میں واپس آؤں یہیں ٹھیرے
رہو اس کے بعد حضورؐ جنات کی طرف تشریف
لے گئے۔ میں نے دیکھا جنات آپ کے پاس
ہجوم کر رہے تھے حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ان سے رات بھر باتیں کرتے رہے
صبح کے قریب حضورؐ میرے پاس تشریف
لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم رات
بھر کدھر رہے میں نے کہا آپ نے مجھ سے
یہ فرمایا تھا کہ تم میرے آنے تک یہیں بیٹھے
رہنا۔ پھر آپ نے مجھ سے دریافت کیا
کہ تمھارے پاس وضو کا پانی ہے۔ میں نے
عرض کیا حضور نبیذ ہے۔ فرمایا کھجور
بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے

قال تمرة طيبة وماء طهور قال
اصبب علی فعلت ثم جاءہ اثنان
نمهم فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الم اقض حاجتکما
قالا بلیٰ ولکن احببنا ان نصلی
معک فصلی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وصلیا وقرأ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی الصبح
تبارک الملک وسورۃ الجن فلما
سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ابن مسعود رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ آخر
الروایۃ

(طبرانی)

پھر آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے
ہو گئے اتنے میں جنات میں سے دو شخص آپ
کے پاس آئے اور دونوں نے کہا یا رسول اللہ
ہم اس امر کو دوست رکھتے ہیں کہ نماز میں
آپ ہماری امامت کریں حضور سرور
عالمؐ نے ان کی امامت کی اس نماز فجر
میں تبارک الملک اور سورہ جن پڑھی
پھر میں نے آپ سے پوچھا یہ کون لوگ
تھے حضورؐ نے فرمایا یہ نصیبین کے جنات تھے
بہت سے معاملات میں ان میں اہم خصومت
تھی یہ میرے پاس فیصلہ کرانے کے لئے
آئے تھے ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ
ہم بہت دور کے رہنے والے ہیں۔
انھوں نے زادراہ طلب کیا۔
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ گوبر تمھارے لئے کھجور اور ہڈی
گوشت دار ہڈی بن جائے گی ان لوگوں
نے عرض کیا حضور لوگ ہماری غذا کو
خراب کر دیں گے۔ تو حضورؐ نے ہڈی

Marfat.com

اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کر دیا
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں
کہ روشنی ہو جانے پر میں اس جگہ پر گیا
(جہاں حضور سرور عالمؐ رات بھر رہے تھے)
تو وہاں ۷ اونٹوں کے بیٹھنے کے
نشانات پائے گئے۔

طبرانی اور ابونعیم کی دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ ان جنات کے جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا اس کے باوجود ان کی شرم گاہ نظر نہ آتی تھی یہ لوگ دبلے پتلے مگر لمبے قد کے تھے یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اس طرح جمع تھے گویا وہ حضور سرور عالمؐ پر سوار ہونا چاہتے ہیں۔ حضور سرور عالمؐ ان کے سامنے قرآن پڑھتے رہے۔

دوسرا واقعہ

حضرت علقمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص لیلۃ الجن میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا۔ ابن مسعودؓ نے کہا نہیں لیکن ایک رات مکہ معظمہ میں حضورؐ کسی کو اطلاع کئے بغیر مکہ سے باہر تشریف لے گئے ہم لوگ ساری رات پریشان رہے صبح ہوئی تو حضورؐ کو حراء کی طرف سے آتے دیکھا صحابہ کرام کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کا ایک قاصد آیا تھا میں نے ان کے پاس جا کر قرآن پڑھ کر سنایا اس کے بعد حضورؐ نے ہمیں جنات کے قدموں کے نشانات اور جنات نے

Marfat.com

جو آگ جلائی تھی اس کے آثار دکھلائے ——————— (ترمذی)

زمانۂ جاہلیت کا ایک واقعہ

زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کا واقعہ ہے کہ جب وہ سفر سے واپس آتا تو اس کی بیوی خوب بناؤ سنگھار کیا کرتی تھی۔ ایک دفعہ وہ کہیں سفر میں گیا ہوا تھا کہ شیطان اس شخص کی صورت میں متشکل ہو کر آنے جانے لگا۔ کچھ دن بعد وہ سفر سے واپس آیا تو اس کی بیوی نے خلاف عادت اس کی آمد پر کوئی اہتمام نہ کیا اُس نے متعجبانہ انداز سے بیوی سے پوچھا کیا بات ہے۔ تمھاری عادت میں یہ تبدیلی کیوں ہوئی بیوی نے کہا تم سفر میں گئے تھے کب؟ تم تو یہیں موجود تھے۔ ابھی ان دونوں میاں بیوی کی باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک شیطان نے اس شخص سے آکر کہا۔ کہ میں جن ہوں تیری بیوی پر عاشق ہو گیا ہوں۔ تیری عدم موجودگی میں تیری صورت شکل میں اُس کے پاس آتا جاتا رہا۔ اب بتاؤ ہمارا تمھارا معاملہ کیوں کر رہے گا۔ نوبت مقرر کر لینی چاہیئے یا تو تم رات کو اپنی بیوی کے پاس رہا کرو، یا مجھے اجازت دو میں شب باش رہا کروں۔ میں نے اُسے رات کو بیوی کے پاس رہنے کی اجازت دے دی۔

چند دن کے بعد وہ جن ایک رات غیر حاضر رہا۔ میں نے غیر حاضری کی وجہ پوچھی تو اُس نے بتایا کہ کل رات میں آسمان پر آسمانی باتیں سننے گیا تھا۔ میں نے کہا یار ایک روز تو مجھے بھی لے چل ذرا میں بھی تو آسمان کی سیر کر کے آؤں۔

اسی رات کو اُس جن نے آکر کہا چلو دوست تمھیں آسمان کی سیر کرا لاؤں۔ اور مجھ سے کہا ذرا منہ پھیر لو۔ میں نے منہ پھیر لیا۔ وہ جن خنزیر کی شکل

بن گیا اس کے بدن پر دو بڑے بڑے پر بھی تھے وہ جن مجھے اپنے بدن پر بٹھا کر اڑنے لگا اور مجھ سے کہا کہ مجھے اچھی طرح پکڑ کے بیٹھ جا۔ کسی چیز سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ جس وقت یہ شیطان آسمان کے قریب پہنچا آسمان سے ندا آئی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ما شاءاللہ کان وما لم تشا لم یکن۔

اس آواز کے سنتے ہی وہ فوراً آسمان سے گر پڑا میں بھی آبادی سے ایک ویرانہ میں جا گرا۔

آسمان پر جو کلمات میں نے سنے تھے یاد کر لئے تھے۔ اگلے دن رات کو جب اس جن کے آنے کی باری تھی وہ کلمات پڑھنے شروع کئے۔ وہ جن حسب معمول آیا اور یہ کلمات سنتے ہی لرزہ براندام ہو کر جل بھن کر راکھ ہو گیا۔

جن صحابی کی وفات

معاذ بن عبداللہ بن معمرؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ میں نے جنگل میں دو بگولے آپس میں لڑتے دیکھے۔ لڑتے رہے اور کچھ دیر بعد جدا ہو گئے میں دونوں کے لڑنے کی جگہ گیا اس مقام پر یہ دو سانپ مرے ہوئے نظر آئے ایک سانپ میں سے مشک کی سی خوشبو آ رہی تھی میں حیران ہو کر ان دونوں سانپوں کو الٹنے پلٹنے لگا۔ ان میں ایک سانپ بہت پتلا زرد رنگ کا تھا مشک کی سی خوشبو اسی سانپ میں سے آ رہی تھی میں نے اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر میں چل دیا راستہ میں آواز آئی۔ اے اللہ کے بندے تو نے بہت اچھا کام کیا یہ دو سانپ ان جنات میں سے تھے جو

Marfat.com

بنی شعیبان اور بنی اقیس میں سے ہیں ان دونوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی جن سانپ کو تم نے کفن دے کر دفن کیا تھا وہ شہید تھا اور ان جنات میں سے تھا جنھوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے وحی الٰہی سنی تھی۔

ایک ایسے جن کی وفات کا واقعہ جو حضور صلعم کی بعثت سے ۴۰۰ برس پہلے حضور پر ایمان لایا تھا

حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ عبداللہ کے اصحاب میں سے ایک گروہ حج کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک سفید سانپ بل کھاتا ہوا نظر آیا۔ کچھ دیر بعد مر گیا ایک شخص نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستہ سے ہٹا کر زمین میں دفن کر دیا۔ قافلہ چلتا رہا ایک منزل پر مقیم ہوا یکایک مغرب کی طرف سے چار عورتیں آئیں اور اُن میں سے ایک عورت نے پوچھا تم لوگوں میں سے کسی نے عمرو کو دفن کیا ہے۔ میں نے کہا کون عمرو؟ اس عورت نے کہا۔ وہ سانپ جو راستے میں تمھارے سامنے مر گیا تھا۔ میں نے کہا۔ میں نے دفن کیا تھا اس عورت نے کہا میں یہ بات بتانے آئی ہوں کہ وہ پرہیزگار اور خدا کا بڑا عبادت گذار تھا نمازی اور روزہ دار تھا۔ خدا کی کتاب اور خدا کے نبی پر ایمان رکھتا تھا اور تمھارے نبی کے مبعوث ہونے سے ۴۰۰ برس پہلے نبی کی صفت آسمان پر سن کر ایمان لایا تھا۔

یہ واقعہ سُن کر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اس عورت نے سچ کہا

Marfat.com

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میرے مبعوث ہونے سے ۴۰۰ برس پہلے وہ جن مجھ پر ایمان لایا تھا ——— (ابونعیم)

ایک صحابی جن نے بھولے ہوئے مسافر کو راستہ بتایا

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حاجیوں کا ایک قافلہ اثنائے سفر میں راستہ بھول گیا جب راستہ نہ ملا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے قریب المرگ ہو گئے تو وہ کفن پہن کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ قریب ہی ایک درخت پر جن رہتا تھا اُس نے آکر بیان کیا کہ جنات کے گروہ نے حضور سرور عالم کی زبان مبارک سے قرآن سُنا تھا وہ تو سب فوت ہو گئے میں باقی رہ گیا ہوں میں نے حضور سرور عالمؐ کی زبان مبارک سے سنا تھا۔ آپ فرماتے تھے۔

المومن اخوالمومن عنیہ ودلیلہٗ لا یخذلہٗ

مومن مومن کا بھائی ہے اس کا دیدبان اور رہبر ہے وہ اس کو خوار نہیں چھوڑتا۔

دیکھو یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے جن کی رہبری سے اس قافلہ کی جان موت سے بچی۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابلیس کے پڑپوتے کی ملاقات

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد حضرت عمر فاروقؓ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بوڑھے آدمی نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہو کر سلام کیا۔ حضورؐ نے جواب دیا اور فرمایا تیری آواز اور لہجہ تو جنات کا معلوم ہوتا ہے اُس نے جواب دیا میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں

Marfat.com

حضورؐ نے فرمایا تیری کتنی عمر ہے؟ جواب دیا جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت میری عمر ۳-۴ سال تھی اس زمانہ میں لوگوں کی باتیں سمجھتا لوگوں کو خراب کرتا اور لوگوں کو قطع رحمی کی ترغیب دیتا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا جو بوڑھا آدمی ایسے بُرے اعمال کی ترغیب میں دن رات مشغول رہتا ہو اس سے زیادہ بُرا کوئی شخص دنیا میں نہیں۔

ہامہ نے کہا یارسول اللہ مجھے ملامت نہ کیجئے۔ میں نے ایسے اعمال سے خدا سے توبہ کرلی ہے۔ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں میں مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں رہتا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی تو میں نے ان کو بہت ملامت کی جس پر وہ خود بھی روئے اور مجھے بھی بُری طرح رُلایا حضرت نوح علیہ السلام سے میں نے کہا تھا کہ ہابیل بن آدم علیہ السلام کے قاتلین کی جماعت کا ایک فرد میں بھی تھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواست گار ہوں کیا میری توبہ خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ غفور الرحیم ہے تو اُٹھ وضو کر اور دو سجدے ادا کر۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ہدایت پر میں نے عمل کیا ابھی سجدے سے میں نے سر نہیں اُٹھایا تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا سر سجدے سے اٹھا تیری توبہ قبول ہوگئی۔ میں ایک سال تک سجدے میں پڑا رہا۔

اور جو لوگ حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے میں اُن کے ساتھ حضرت ہود علیہ السلام کی مسجد میں رہا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی میں نے ان کو بُرا بھلا کہا جس پر حضرت ہود علیہ السلام بھی روتے اور

Marfat.com

جہاں کے پیار ا سمرارحمٰلا

شبیر حسن چشتی نظامی

Marfat.com